تصوّف اور مستشرقین

از: ڈاکٹر ابوعدنان سہیل

تحریک مستشرقین (Orientalism) کا آغاز اس دور میں ہوا تھا؛ جب کہ تیرہویں صدی عیسوی میں عیسائی دنیا، اسلام کے خلاف برپا کی گئی اپنی صلیبی جنگوں میں پے درپے ناکام ہونے لگی تو اس کے مفکرین اور اس دور کے نظریہ سازوں کو اس بات کا یقین ہوگیا کہ موجودہ حالات میں طاقت وقوت اور تشدد وجارحیت کے ذریعہ اسلام کو مذہبی اور سیاسی اقتدار سے بے دخل کیا جانا ممکن نہیں ہے؛ چنانچہ اس مرحلہ پر غور وفکر کے بعد انھوں نے یہ لائحہ عمل طے کیا کہ سرِ دست اپنی جارحانہ مہم اور جنگ جو پالیسی کو ختم یا کچھ عرصہ کے لیے ملتوی کرکے علم وتحقیق کے عنوان سے اسلام کو نشانۂ افکار باطلہ بنانا چاہیے اور تلوار کے بجائے قلم کے ذریعہ اسلام کی بیخ کنی کی جائے۔

چنانچہ اس مقصد سے دشمنانِ اسلام مغربی مفکرین نے ایک منصوبہ بند سازش کے تحت اپنی فطری عیاری سے کام لیتے ہوئے یہودی ربّی اور عیسائی مبلغین (Missionary) کو اس بات پر آمادہ کیا کہ اسلامیات کے منفی مطالعہ کے لیے یورپ میں تعلیمی ادارے قائم کیے جائیں اور ان میں ”ریسرچ اسکالرس“ کے نام سے ذہین عیسائی عالم اور یہود ربی کارکن متعین کیے جائیں جو اسلام کے بنیادی سرچشموں یعنی قرآن واحادیث نبویؐ اور دیگر اسلامی لٹریچر کے معروضی مطالعہ کے بعد تعلیماتِ اسلامی کے خدوخال مسخ کرکے دنیا کے سامنے ”تحقیق“ (Research) کے نام سے مقالات اور کتابوں کی صورت میں پیش کریں اور ان میں اسے خود ساختہ ”شواہد“ مہیّا کریں جن سے یہودیت کی برتری اور دین مسیح کی حقانیت اور ترجیح خود بخود ثابت ہوجائے اور جدید تعلیم یافتہ مسلمانوں میں اپنے دین کی نسبت سے احساسِ کمتری (Inferiority Complex) اور اپنے مسلمان ہونے پر شرمندگی کا جذبہ پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ مسیحیت کا تفوّق اور یہودی افکار ونظریات کی برتری کا تصور ان کے ذہنوں پر حاوی ہوجائے۔ پروفیسر آرنلڈ کی کتاب ”پریچنگ

آف اسلام‘‘ اس کی زندہ مثال اور واضح ثبوت ہے۔!

مدت دراز سے یہ مستشرقین یورپ (Orientalists) قرآن واحادیث، سیرت نبویؐ، فقہ اسلامی اور اخلاق وتصوّف یا ’’احسان اسلامی‘‘ کا مطالعہ اسی مقصد سے کرتے رہے ہیں کہ ان میں خامیاں نکالی جائیں اور پھر انھیں اپنے سازشی مقصود کے مطابق اسلام کو سبوتاژ کرنے اور سیاسی مقاصد حاصل کرنے کے لیے استعمال کیا جائے۔ ان کا طریقۂ کار یہ ہے کہ پہلے وہ اسلام کے خلاف ایک باطل نظریہ فکر اور شر انگیز بات اپنے ذہن میں طے کرلیتے ہیں اور پھر اس کے اثبات کے لیے تاریخ، حدیث، سیرتِ نبویؐ، فقہ اور اسلامی لٹریچر میں سے ہر طرح کی غیر مستند اور رطب ویابس باتیں اکٹھی کرلیتے ہیں اور اس مقصد کے لیے وہ افسانہ طرازی کرنے اور جھوٹ کا طومار باندھنے سے بھی نہیں شرماتے؛ غرض جہاں کہیں بھی ان کی مقصد براری ہوتی ہو، خواہ علمی اصول کی رُو سے یا صحت واستناد کے اعتبار سے وہ بات کتنی ہی مشکوک وبے تکی کیوں نہ ہو وہ اس کو نہایت ڈھٹائی کے ساتھ اور پوری جسارت سے ’’سائنٹفک‘‘ بتاکر بڑی آب وتاب اور کرّ وفر کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ قرآن وحدیث، فن تفسیر، فقہ، کلام، سیرت صحابہؓ، تابعین کرامؒ، ائمہ مجتہدینؒ، اکابر محدثین، فقہاء امت، قضاۃ، رواۃ حدیث، اسماء الرجال، فن جرح وتعدیل، جمع قرآن، تدوین حدیث، حجیت حدیث اور مشائخ سلوک وتصوف وغیرہ غرض ہر موضوع پر ان مستشرقین کی تصانیف اور نام نہاد تحقیقاتی مقالوں میں اس قدر مواد پایا جاتا ہے جو کہ ایک ذہین اور حساس تعلیم یافتہ انسان کو جو ان موضوعات پر وسیع اور گہری نظر نہ رکھتا ہو، اسلام کے بارے میں اس کے ذہن میں شکوک وشبہات پیدا کرنے اور سلف صالحین وعلماء راسخین کی شخصیتوں کو مجروح کردینے اور ان پر سے اعتماد ختم کردینے کے لیے کافی ہے۔ سطحی علم رکھنے والا اور کچے ذہن کے لوگ ان کے خیالات سے بآسانی مرعوب ہوجاتے ہیں، خصوصاً جدید تعلیم کے مراکز جیسے یونیورسٹی، کالج اور اسکول میں پڑھنے والے طالب علم یا مغربی ممالک میں تعلیم حاصل کرنے والے ان ’’مستشرقین‘‘ کے دام فریب میں بہت جلد پھنس جاتے ہیں۔

مستشرقین یورپ نے - جن میں اکثریت یہودی اور در پردہ صہیونیت کے علم برداروں کی ہے - تصوّف پر - جو ’’احسانِ اسلامی‘‘ کا مظہر اور اس کی شبیہ ثانی ہے - جو نظر عنایت کی ہے اور اس کے خصوصی مطالعہ اور تحقیق وجستجو کے نام پر اس کی اقدار ونظریات کو سبوتاژ (Sabutage) کرنے کے لیے انھوں نے جس قدر محنت اور لگاتار کوششیں کی ہیں، ان کا اندازہ لگانے کے لیے

ہم سطور ذیل میں ان کی تصوف کے موضوع پر تصنیف وتالیف اور تصوف کی قدیم امہات کتب کی یورپ کی سرزمین سے توزیع واشاعت کی بھرپور جدوجہد کا ایک مختصر سا جائزہ لینے کی کوشش کریں گے۔ ظاہر ہے کہ یہ سب کچھ انھوں نے محض ''اسلام کی خدمت'' کے جذبہ سے تو کیا نہیں ہے، اور نہ وہ حالت کفر میں رہتے ہوئے اسلام اور مسلمانوں کے لیے کبھی مخلص ثابت ہو سکتے ہیں۔ ان کی ان تمام مساعی اور تگ وتاز کا واحد مقصد صرف اور صرف یہ ہے کہ وہ اس طرح تصوف کے افکار ونظریات اور اسلامی معتقدات میں دراندازی اور ان کتب تصوف میں تدسیس کے ذریعہ اپنے اسلام دشمنی کے مشن کو پورا کرسکیں۔ تصوف کی نایاب یا کم یاب امہات کتب کے مسودوں کو تلاش کرکے اور زر کثیر صرف کرنے کے بعد ان کی اشاعت اور ان کے مندرجات کی تشہیر وتوضیح کی کوششیں مغرب کے ان مادہ پرست دشمنانِ اسلام کی کس ذہنیت کی عکاسی کرتی ہیں، اس کا جائزہ لینے کے لیے ہم سطور ذیل میں ان کتابوں کی ایک مختصر سی فہرست درج کررہے ہیں جو ان یورپین مستشرقین کی یا تو اپنی تالیفات ہیں، یا پھر انھوں نے تصوف کی قدیم امہات کتب میں سے کچھ مخصوص کتابوں کو خود Edit کرکے یورپ کے مختلف ملکوں سے شائع کیا ہے۔ ان میں سے کچھ کتابیں انگریزی زبان (English) میں ہیں- جو موجودہ دور میں ''بین الاقوامی زبان'' کا درجہ رکھتی ہے- اور کچھ کتابیں جرمن زبان (German Language) میں اور کچھ کتابیں فرانسیسی زبان (Franch Language) میں شائع کی گئی ہیں۔

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	مطبع / سن طباعت
۱	Preaching of Islam (اسلام کا تعارف)	Thomas Arnold	Constable & Company Ltd. London (U.K.) 1913
۲	Mystics of Islam (صوفیانِ اسلام)	Rennold, a, Nicholson	Oxford Press 1914
۳	Studies in Islamic Mysticism (اسلامی تصوف کا مطالعہ)	Rennold, A, Nicholson	Oxford Press 1921
۴	Mystical Demension of Islam (اسلام کی صوفیانہ مجذوبیت)	Schimmel	Chapel Hill, North Carolin a University 1975
۵	Oriental Mysticism (مشرقی تصوّف)	E. H. Palmer	London 1867

۶	Sufism (صوفی مذہب)	Arberry A. J.	Allen & Unwin, London 1950 Reprint Harper & Row, Newyork (USA) 1970
۷	A, Historical Enquiry concerning the origin and development of Sufism صوفی مذہب کے نقطۂ آغاز اور اس کی نشو ونما کا ایک تاریخی جائزہ	A. J. Arberry	J. R. A. S. 1906
۸	An Introduction of Sufi Doctrine (صوفیانہ عقائد کا تعارف) DM Metheson کی فرانسیسی کتاب کا انگلش ترجمہ	Burckhard TITUS	London 1968
۹	The Transcendental Unity of Religions (مذاہب اور مسحوریت بے اختیاری کے نفسیاتی عمل) کا باہمی انجذاب	Schuon Frith jof Eng. Translation by (Peter Town Send)	London 1953
۱۰	A, Comparative study of the Philosophical Concepts of Sufism and Taoism (صوفیانہ فلسفہ اور ماؤازم کا تقابلی مطالعہ)	Toshihuko, Izutsu	Tokyo (Japan) 1966-67
۱۱	Readings from the Mystics of Islam (اسلامی تصوف کی تعلیمات)	Margret Smith	Luzac & Co, London. 1972
۱۲	Asiatic Researches (ایشیائی تحقیقات)	W. Johnes	London 1803
۱۳	Hindu & Muslim Mysticism (ہندو اور مسلمانوں کا تصوّف)	R. C. Zaehner	New York (USA) 1969
۱۴	The Passion of Al-Hallaj (الحلاّج کا جذب دروں)	Herbert Mason	Princetion University Press. 1982 (4 Vol)
۱۵	Akhbar Al-Hallaj (اخبار الحلاّج)	Paul Karaus	Paris 1936
۱۶	Creative Imagination in the Sufism of Ibne Arabi (تصوف میں ابن عربی کے تخلیقی تصورات)	Corbin Henry	Princetion University Press. 1969
۱۷	Al-Muhasibi an Early Mystic of Baghdad (المحاسبی-بغداد کا ابتدائی دور کا صوفی)	Margret Smithp	Philo Press Amsterdam

۱۸	Rabia, the Mystic and her fellowsaints in Islam (رابعہ صوفیہ اور اس کے مسلم ہم خیال ساتھی)	Margret Smith	Philo Press Amsterdam 1928
۱۹	Ibne Taymiah's Sharah on the Futuh-Al-Ghaib (ابن تیمیہؒ کی فتوح الغیب کی شرح)	Michal Thomas	London
۲۰	Ibne Taymia. A Sufi of the Qadiria Order (ابن تیمیہؒ، قادری دور کا ایک صوفی)	George Makdisi	American Journal of Arabic Studies 1973
۲۱	Simnani on Wahdat-Al-Wujud in Collecter papers on Islamic Philosophy and Mysticism (سمنانی کا نظریۂ وحدۃ الوجود، اسلامی فلسفہ اور تصوف کے منتخب اوراق کے مطابق)	Hermann Landolt	Tehran 1971
۲۲	Shaykh Ahmad Sirhindi, an outline of his Thought and history of his Image in the Eyes of Prosperity شیخ احمد سرہندی کے تخیلات اور تصورات کا فروغ تاریخ کے تناظر میں	Mc Gill	Cannada 1971
۲۳	Studies in Islam in India before Shah Waliullah (شاہ ولی اللہ سے پہلے ہندوستان میں اسلام کا مطالعہ)	Freeland, Abbot	New Delhi (Vol I II)
۲۴	Vorlesungen Uber des Islam (فرنچ زبان میں)	Ignaz Goldziher	Paris 1925
۲۵	Mysticque Musalmane (فرنچ زبان میں)	Louis Gardet & G.C. Anawati	Paris 1968
۲۶	Essai sur les origines du lexique technique de la Mysticque Muslamane (فرنچ زبان میں)	Louis Massigon	Paris 1968
۲۷	Le Passion de Husayn ibn Mansur Hallaj (فرنچ زبان میں)	Louis Massigon	Paris

۲۸	Culturgesc, Hichtliche strefz uge auf dem Gebiete des Islam (فرنچ زبان میں)	Alfred Von Kramer	Paris 1873
۲۹	Sufismus sive theologia (جرمن زبان میں)	Persica Pantheistics	Berlin 1921
۳۰	Ideen and Gundlinier einer algemeine n geschichte der Mystic (جرمن زبان میں)	Adalbert Merx.	Heidel Berg 1993
۳۱	Sufism	A. J. Arberry	London 1950
۳۲	Muslim Studies	Ignaz Goldziher	London 1971
۳۳	The Sufi Orders in Islam	J. Spencer Trimingham	Oxford University Press 1973
۳۴	The Heritage of Iran	A. J. Arbery	London
۳۵	Kitabul - Lamaa (کتاب اللمع) عربی میں (مولفہ شیخ ابونصر سراج طوسی)	Edit by R. A Nicholson	Ledon (Holland) 1914
۳۶	Encyclopaedia of Religion and Ethics		New York Vol. VIII 1955

دیارِ مغرب کے رہنے والے ان دشمنانِ اسلام - یہود ونصاریٰ - نے امتِ مسلمہ کے تعلق باللہ قائم کرنے کے سب سے بڑے مظہر ''احسانِ اسلامی'' یا بعد کے دور میں ''تصوف'' کے نام سے شہرت اور فروغ پانے والے ''اسلامی نظریہ'' کی تفہیم وتبلیغ کی یہ ساری کوششیں ظاہر ہے کہ پورے خلوص اور ایمان داری سے محض ''خدمتِ اسلام'' کے جذبے کے تحت تو یقیناً نہیں کی ہوں گی۔ ان دشمنانِ اسلام کا تصوف کی نادر ونایاب قدیم کتب کے ''مخطوطات'' کو مختلف ملکوں اور دور دراز مقامات سے تلاش کرکے اور زرِ کثیر صرف کرنے کے بعد یورپ سے شائع کرنے میں لامحالہ ان کی اپنی غرض اور مفاد شامل ہے، اتنی بات ہر پڑھا لکھا اور باشعور انسان بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ اسلام اور اکابرین امت کی صاف وشفاف شبیہ کو داغ دار کرنا اور ان سے منسوب کرکے غلط اور واہی تباہی باتیں ان کی لکھی ہوئی کتابوں میں شامل کردینا دشمنان اسلام یہود کا ہمیشہ سے مشغلہ اور نصب العین رہا ہے، جو لوگ قرآن مجید کی تفسیروں میں اسرائیلی روایات کا ایک بڑا ذخیرہ شامل کرسکتے ہیں اور تاریخ اسلام کی اہم شخصیات خصوصاً صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے

پاکیزہ کرداروں کو مسخ کرکے تاریخ کے نام سے پیش کر سکتے ہیں، ان دشمنان اسلام سے یہ توقع رکھنا تو فضول ہوگا کہ انھوں نے ’’تصوف‘‘ کے اسلامی نظریات پر اپنی کرم فرمائی نہ کی ہوگی اور تصوف کو اس کی قدیم اور اصلی شکل میں دنیا کے سامنے پیش کر دیا ہوگا؟

اسلامی لٹریچر خصوصاً تصوف کی اُمہات کتب کو یورپ کے مختلف ملکوں جیسے انگلینڈ اور امریکہ یا ہالینڈ وغیرہ سے شائع کرنے کا ایک اہم مقصد یہ بھی تھا کہ ان دشمنانِ اسلام نے ’’صلیبی جنگوں‘‘ میں اپنی مسلسل اور بدترین شکستوں کے بعد مسلمانوں سے انتقام لینے کی اپنی نئی ’’حکمت عملی‘‘ کے مطابق یورپ میں مختلف مقامات پر اسلام کے خلاف جو سازشی ادارے ’’تحقیقات اسلامی‘‘ (Islamic Research) کے نام سے قائم کیے تھے، ان میں تعلیم وتربیت پانے والے نام نہاد طلبا اور مستشرقین کی اپنے خود ساختہ منصوبہ کے مطابق اسلام کے خلاف ذہن سازی کے لیے ایسا اسلامی لٹریچر وجود میں لایا جائے جس کو پڑھ کر اسلام کی شبیہ مکروہ اور قابل نفرت معلوم ہو اور اسلام دشمن نام نہاد ’’مستشرقین‘‘ ان تحریف شدہ کتابوں سے اپنے مقصد کے لیے ’’تحقیقات اسلامی‘‘ کے نام پر اسلام کے خلاف زہریلا مواد حاصل کر سکیں۔ اس طرح انھیں اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنے اور اسلام کی حقانیت کو داغ دار کرنے میں نمایاں کامیابی حاصل ہوگی۔

اسلام دشمن مستشرقین مغرب، اسلامی نظریات کو مسخ اور داغ دار کرنے کے لیے کس طرح کے ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں، اس کا اندازہ ان مستشرقین کی مرتب کردہ کتابوں کو پڑھ کر بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر تصور میں شیخ محی الدین ابن عربی کا بدنام زمانہ نظریہ ’’وحدۃ الوجود‘‘ کی تشریح وتفہیم مشہور مستشرق نکلسن (Nicholson) نے اپنی کتاب "Studies In Islamic Mysticism" (Delhi-1876) (یعنی اسلامی تصوف کا مطالعہ) میں صفحہ ۷۷ تا صفحہ ۱۴۳ پر ایران کے صوفی عبدالکریم الجیلی کے حوالہ سے ابن عربی کے فلسفہ میں جو ترمیمات کی ہیں ظاہر ہے کہ اس کا مقصد راہ سلوک کے اس اہم ’’ذہنی مرحلے‘‘ پر شیخ محی الدین ابن عربی کے مخصوص مفہوم اور تاثرات کو غلط معنی پہنا کر مسلمانوں کے ذہنوں پر ابن عربی کی غلط اور قابل نفرت شبیہ بٹھانا ہی ہے اور اس طرح تصوف کا ایک منفی تعارف کرانا ہی نکلسن کا مطمح نظر ہے اور کچھ نہیں۔ چنانچہ نکلسن اپنی اس کتاب Islamic Mysticism کے صفحہ ۱۴۹ پر تصوف کا تعارف کراتے ہوئے لکھتا ہے:

> ’’صوفی وہ ہے جو اپنی ذات میں فنا ہو جاتا ہے اور خدا میں زندہ رہتا ہے۔ اس معنوں میں فنا ہو جانا دراصل خدا کے ساتھ متحد ہو جانا ہے۔ خلاصہ یہ کہ مسلم صوفیہ کی آخری غایت خدا

بن جانا اور الوہیت میں شریک ہوجانا (Deification) ہی ہے“

حالانکہ حقیقی ”اسلامی تصوف“ کا مقصد اسرار ورموز کائنات کی معرفت یا ذات باری تعالیٰ میں ادغام یا وصل ہرگز نہیں ہے اور نہ ہی الوہیت یا صفات الٰہی میں انسان کی شرکت اس کی منتہا و مقصود ہے۔ بقول مجدد الف ثانیؒ:

> ”فنا وبقا کے تجربہ کو الوہیت میں شرکت تصور کرنا درست نہیں ہے؛ کیونکہ دوران مراقبہ صوفی جب خود کو فنا کرکے خدا کے ساتھ متحد ہوجانے کی کیفیت محسوس کرتا ہے تو یہ کیفیت بعینہٖ خواب کی طرح ہوتی ہے۔ یہ سب حقیقتاً نہیں ہوتا۔ مثلاً اگر تم خواب میں دیکھو کہ بادشاہ بن گئے ہو تو اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہوتا کہ تم حقیقت میں بادشاہ ہوگئے ہو۔ اسی طرح جب سالک دیکھتا ہے کہ وہ خدا کے ساتھ متحد ہوکر خود بھی ”خدا“ بن گیا ہے تو وہ سچ مچ خدا نہیں بن جاتا۔“ (مکتوبات امام ربانی ج۱، م۲۶۶، ص:۵۸۹)

تصوف کے اس ”ذہنی مرحلہ“ کی کیفیت کی وضاحت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے زیادہ واضح الفاظ میں کی ہے۔ ان کے خیال کے مطابق ”سالک عشق الٰہی میں ہمہ تن غرق اور اپنی ہستی کو فنا کرکے بزعم خود اللہ تعالیٰ کی ذات میں اس طرح جذب ہوجاتا ہے جس طرح لوہے کا ٹکڑا آگ میں تپ کر آگ ہی کی طرح سرخ اور شدید گرم ہوجاتا ہے، گویا وہ بھی آگ ہے؛ حالانکہ حقیقت میں وہ آگ نہیں؛ بلکہ لوہا ہی ہے۔ ٹھیک اسی طرح عشق الٰہی کی آگ میں تپ کر سالک بھی خود کو ذاتِ خداوندی سے ہم آہنگ محسوس کرنے لگتا ہے۔ بہرنوع! یہ سب محض تصوراتی اور ”خیالی فلسفہ“ ہے، حقیقت میں نفس الامری نہیں ہے“۔ (ہمعات، ص:۳۶)

* * *